الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں مذکور صورت حال کے مطابق میت کی کل جائیداد کی تقسیم شرعی اصولوں کے مطابق درج ذیل طریقہ سے کی جائے گی:

نمبر شمار میت کا ورثاء جائیداد کی تقسیم سارے مال کے 39 حصے کیے جائیں فیصد کے لحاظ سے

01. دو سگی بہنیں کل مال کا دو تہائی 26 حصے (ہر بہن کو 13 حصے) 66.7%

02. پانچ علاتی بھائی ہر علاتی بھائی کو علاتی بہن سے دوگنا حصہ ملے گا 10 حصے (ہر بھائی کو 2 حصے) 25.6%

03. تین علاتی بہنیں 3 حصے (ہر بہن کو 1 حصہ) 7.7%

سگی بہنوں کا مال سے دو تہائی حصہ لینے کی دلیل:

ارشاد باری تعالی ہے:

(فَإِن كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ) (النساء: 176

پھر اگر وہ دو (بہنیں) ہوں تو ان کے لیے اس میں سے دو تہائی ہوگا جو اس نے چھوڑا۔

علاتی بھائیوں اور علاتی بہنوں کی وراثت کی دلیل:

سگی بہنیں اصحاب الفرائض میں سے ہیں اور علاتی بھائی اور بہنیں عصبہ ہیں، قرآن وحدیث کے احکامات کے مطابق میت کی جائیداد کے سب سے پہلے حقدار اصحاب الفروض ہیں، ان سے بچا ہوا ترکہ عصبہ کو ملتا ہے، اس لیے پہلے سگی بہنوں کو دو تہائی مال دیا جائے گا ان سے، بچا ہوا مال علاتی بھائی اور بہنوں میں تقسیم ہوگا۔

ارشاد باری تعالی ہے:

(وَإِن كَانُوا إِخْوَةً رِّجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثَيَيْنِ ۗ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَن تَضِلُّوا ۗ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ) (النساء: 176

اور اگر وہ کئی بھائی بہن مرد اور عورتیں ہوں تو مرد کے لیے دو عورتوں کے حصے کے برابر ہوگا۔ اللہ تمہارے لیے کھول کر بیان کرتا ہے کہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ اور اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(أَلْحِقُوا الفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرٍ) (صحيح البخاري، الفرائض: 6732

تم فرض حصے یعنی مقرر حصے ان کے حقداروں تک پہنچا دو اور جو باقی بچ جائے وہ میت کے قریب ترین مرد کے لیے ہے۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتوی کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

02. فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ